السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فضائل اعمال کی کتاب فضائل ذکر کے باب سوئم فصل دوم کے تحت حدیث نمبر 5کی تحقیق وتخریج درکار ہے یہ حدیث درج ذیل ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِىَ اللہ عَنْہُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ، وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ، فَلْيُكْثِرْ أَنْ يَقُولَ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ يُنْفِقَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ".

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص رات کو مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو (کہ راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہیے کہ:

"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ"

کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

(رواہ الفریابي والطبراني واللفظلہ وہو حدیث غریب ولا بأس بإسنادہ إن شاء اللہ   "(گل رحمٰن تحت بھائی ضلع مروان"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

فریابی کی روایت (جس کا متن یہاں مذکور نہیں) کی سند المعجم الکبیر للطبرانی (8/263ح7877) میں مذکور ہے اور یہ سند عثمان بن ابی العاتکہ (ضعفہ الجمہور مجمع الزوائد10/210) اور علی بن یزید الصبہانی۔

ضعیف/تقریب التہذیب: 4817)کی وجہ سے ضعیف ہے۔)

طبرانی والی روایت معمولی اختلاف کے ساتھ درج ذیل سند سے مروی ہے:

(حدثنا أحمد بن محمد بن یحیی بن حمزة الدمشقی حدثنی أبي عن أبیہ ثنا حداد العذري مع ابن جابر عن العباس بن میمون عن القاسم عن أبي أمامة" (المعجم الکبیر8/228ح7795"

(اس سند میں احمد بن یحییٰ بن حمزہ اپنے باپ سے روایت کرنے میں سخت مجروح ہے۔ (مثلاً دیکھئے لسان المیزان1/650 الثقات لابن حبان ترجمة محمد بن یحییٰ 9/74

ایک معاصر ابوالطیب نائف بن صلاح بن علی المنصوری نے شیوخ طبرانی پر جو کتاب لکھی ہے اس میں اسے "ضعیف صاحب مناکیر وغرائب" قرار دیا ہے۔

(ارشاد القاضی والدانی تراجم شیوخ الطبرانی ص180 رقم 214)

اس سند کے دوسرے راوی حداد العذری کی توثیق نامعلوم ہے۔

اس سند کے تیسرے راوی عباس بن میمون کی توثیق بھی معلوم نہیں۔

ثابت ہوا کہ یہ سند تین وجہ سے ضعیف ومردود ہے۔

دوسری سند:

المعجم الکبیر میں اس روایت کی دوسری سند بھی موجود ہے لیکن اس میں سلیمان احمد الواسطی راوی ہے۔ (ج8ص230ح7800 نیز دیکھئے مسند الشامیین 1/114ح 174 الترغیب لابن شاہین 1/180ح157)

سلیمان الواسطی جمہور کے نزدیک مجروح ہے اور ہیثمی نے فرمایا:

(وثقہ عبدان وضعفہ الجمہور" (مجمع الزوائد10/94"

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص پر "فیہ نظر" کہہ کر شدید جرح کی ہے۔ (دیکھئے التاریخ الکبیر4/3

(ابن عدی نے فرمایا: میرے نزدیک وہ حدیثیں چوری کرتا تھا یا اس پر حدیثیں مشتبہ (گڈمڈ) ہو جاتی تھیں (الکامل3/1140دوسرا نسخہ4/297

تیسری سند:

یہ ضعیف و مردود سند شروع میں بحوالہ فریابی و طبرانی گزر چکی ہے۔

(شواہد: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت الترغیب والترہیب للاصبہانی (ق762 مصورۃ الجامعۃ الاسلامیہ) میں ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ6/484ح2714

اس سند میں یوسف بن العنبس الیمانی نامعلوم ہے عکرمہ بن عمار اور یحییٰ بن ابی اکثیر دونوں مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے نیز عکرمہ کی یحییٰ سے روایت میں کلام ہے لہٰذا یہ سند چار وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت (متن کے اختلاف کے ساتھ) مسند البزار (البحر الزخار11/168ح490) اور مسند عبد بن حمید (641) وغیرہما میں اسرائیل عن ابی یحییٰ عن مجاہد عن ابن عباس کی سند سے مذکور ہے۔

(اس سند میں ابو یحییٰ القتات جمہور کے نزدیک ضعیف ہے (مجمع الزوائد10/74

(سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مفہوم کی ایک روایت معجم الاسماعیلی میں مذکور ہے۔ (2/27،3ت342، نیز دیکھئے الصحیحۃ للالبانی6/482ح2714

یہ سند سفیان ثوری ثقہ مدلس کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لہٰذا سے وھذا اسناد صحیح" کہنا غلط ہے۔

شعب الایمان للبیہقی (ح607دوسرا نسخہ599) میں سفیان ثوری کی متابعت حمزہ الیزیات سے مروی ہے لیکن اس سند میں مہران بن ہارون بن علی الرازی کی توثیق نامعلوم ہے۔

(یہی روایت اس متن کے بغیر مسند احمد (1/387ح367) وغیرہ میں مذکور ہے لیکن اس کی سند میں صباح بن محمد ضعیف ہے۔ (دیکھئے مشکوۃ المصابیح بتحقیقی: 4994

خلاصۃ التحقیق یہ ہے کہ یہ مرفوع روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے۔

فائدہ عظیمہ:

" : محمد بن طلحہ بن مصرف الیمانی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا

"عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ, وَإِنَّ اللَّهَ, عَزَّوَجَلَّ, يُعْطِي الدُّنيا مَنْ يُحِبُّ، وَمَنْ لَايُحِبُّ, وَلَايُعْطِي الدِّينَ إِلَّالِمَنْ أَحَبَّ, فَمَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ....."

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اس طرح اخلاق تقسیم فرمائے ہیں جس طرح تمہارے درمیان رزق تقسیم فرمایا ہے۔ اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے مال دیتا ہے۔ اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اسے بھی مال دیتا ہے اور ایمان" صرف اسے ہی دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے پھر جب وہ کسی بندے کو پسند کرتا ہے اسے ایمان دیتا ہے تو جو شخص مال (خرچ کرنے) کے بارے میں بخل کرے (یعنی وہ ڈرے کہ خرچ کرنے سے مال ختم ہو جائے گا) اور دشمن کے خلاف جہاد کرنے سے ڈرے اور رات کو عبادت کرنے) تکلیف و مشقت محسوس کرے (یعنی اس میں مال خرچ کرنے اور رات عبادت میں گزارنے کا حوصلہ نہیں) تو اسے کثرت سے لاالہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ (اور سبحان اللہ پڑھنا چاہیے (المعجم الکبیر للطبرانی9/229ح8990

اس موقوف روایت کی سند محمد بن طلحہ (وثقہ الجمہور) کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے، نیز زہیر بن معاویہ (الزہد لابی داؤد157) اور مالک بن مغول (حلیۃ الاولیاء4/165) نے ان کی متابعت کر رکھی ہے لہٰذا یہ اثر صحیح ہے۔

(امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی موقوف کو صحیح قرار دیا ہے۔ (العلل5/271سوال872

(بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ موقوف روایت حکماً مرفوع ہے۔ واللہ اعلم (11/فروری2013ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ اصول، تخریج الروایات اور ان کا حکم-صفحہ177